مولانا لال حسین اخترؒ

مرزا قادیانی کی ہیضہ کی حالت میں منہ مانگی موت

قادیانی لنکا میں چھوٹے بڑے کی کوئی تمیز نہیں۔ دجل و فریب اور کذب و افتراء کے لحاظ سے ہر مرزائی باون گز کا ہی ہے۔ لیکن خلافت مآب کی بارگاہ میں عزت و توقیر اس مرزائی کی ہوتی ہے۔ اور تنخواہ میں اضافہ بھی اسی کا ہوتا ہے۔ جو مغالطہ دہی اور کذب بیانی میں ید طولیٰ رکھتا ہو۔ اس دوڑ میں ہر قادیانی مبلغ' ہر مدرس' ہر مفتی ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ بڑھاپا' قبر میں لے جانے والی بیماری' قیامت کی باز پرس اور جہنم کی دہکتی ہوئی آگ کے شعلوں کا خیال بھی ان کے لئے سد راہ نہیں ہوتے۔ مرزائیوں کا ستر بستر سالہ مفتی محمد صادق (برعکس نام نہند زنگی کافور) قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہے۔ لیکن مرزا محمود کو خوش کرنے کے لئے اپنے نامہ اعمال کو افتراء و کذب بیانی کے باعث تاریک سے تاریک تر کرتا چلا جا رہا ہے۔ چنانچہ قادیانی نبوت کے سرکاری آرگن "الفضل" میں "مفتی کاذب" نے "مخالفین احمدیت کی غلط بیانی" کے عنوان سے ایک مضمون دھر گھسیٹا۔ آپ رقمطراز ہیں۔

"آج کل مخالفین سلسلہ حقہ نے جو دروغ گوئی کے ساتھ ہمارے خلاف باتیں پھیلانی شروع کی ہیں۔ ان میں ایک بات یہ بھی ہے کہ حضرت مرزا صاحب مرض ہیضہ سے فوت ہوئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات لاہور میں ہوئی تھی۔ اور میں اور دیگر احباب اس وقت حضور کے پاس موجود تھے حضور جب کبھی دماغی محنت کیا کرتے تھے' تو عموماً آپ کو دوران سر اور اسہال کا مرض ہو جاتا تھا۔ چنانچہ لاہور جب حضور اپنے لیکچر کا مضمون تیار کر رہے تھے تو کثرت دماغی محنت کے سبب آپ کی طبیعت خراب ہو گئی اور دوران سر اور اسہال کا مرض ہو گیا اور اس مرض کے علاج کے لئے جو ڈاکٹر بلایا گیا تھا وہ انگریز لاہور کا سول سرجن تھا۔ اور چونکہ بعض مخالفین نے اس وقت بھی یہ شور مچایا تھا کہ آپ کو ہیضہ ہو گیا ہے۔ اس لئے صاحب سول سرجن نے یہ لکھ دیا کہ آپ کو ہیضہ نہیں ہوا۔ اور وفات کے بعد آپ کی نعش مبارک ریل میں بٹالہ تک پہنچائی گئی۔ اگر ہیضہ ہوتا تو ریل والے نعش مبارک کو بک نہ کرتے.......... پس مخالفین کا یہ کہنا بالکل جھوٹ ہے کہ حضور ہیضہ سے فوت ہوئے"۔

(مفتی محمد صادق ربوہ۔ 22/جنوری 51ء۔ الفضل 11 فروری 51ء ص5)

قادیانی مفتی نے کس قدر جسارت اور دیدہ دلیری سے ایک مسلمہ حقیقت پر خاک ڈالنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ وہ مرزائی ہی کیا ہوا جو حق کو کذب بیانی کے پردہ میں چھپانے کی کوشش نہ کرے۔ خود جھوٹ کا مرتکب ہونا اور الزام دوسروں پر لگانا قادیانیوں کا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ ان کی یہ چالبازیاں ان کے دجل وفریب اور کذب وافتراء کی غمازی کرتی ہوئی نظر آرہی ہیں۔ انگریزی نبوت کے گنبد میں بیٹھ کر قادیانی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم مستور ہیں۔ ہمیں کوئی نہیں دیکھتا۔ جائز وناجائز جو چاہیں کرتے چلے جائیں۔ انہیں کیا معلوم کہ مجلس احرار اسلام کے خدام مرزائیوں کے رازہائے دروں پردہ کو مرزائیوں سے زیادہ جانتے ہیں۔

جلوے مری نگاہ میں کون ومکاں کے ہیں
مجھ سے کہاں چھپیں گے وہ ایسے کہاں کے ہیں

مرزا کی مرض موت "ہیضہ" کو چھپانے کے لئے مفتی کاذب نے دوران سر اور اسہال کالبادہ اوڑھادیا۔ اور یہ نہ سمجھا کہ "ان کے حضرت" کے "اسہال" ہی "ہیضہ" کی نشان دہی کر رہے ہیں۔ مفتی صاحب نے اسہال کاذکر تو کر دیا۔ لیکن ظلی و بروزی مصلحت کے پیش نظر اپنے "مسیح موعود" کی "قے" کو ہضم کر گئے۔ حالانکہ مرتے وقت مرزا صاحب کے گرد قے اور دست دونوں نے گھیرا ڈال رکھا تھا۔ جیسا کہ خود مرزا جی کی اہلیہ اور مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کی والدہ مکرمہ نے فرمایا۔ مرزا بشیر احمد ایم۔ اے ابن مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعود کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحب نے فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا۔ مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے۔ اور میں بھی سو گئی۔ لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی۔ اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کے لئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے۔ اور میں آپ کے پاؤں دبانے کے لئے بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا تم اب سو جاؤ۔ میں نے کہا۔ نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا۔ مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جا سکتے تھے۔ اس لئے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کر دیا۔ اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے۔ اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے۔ اور میں پاؤں دباتی رہی۔ مگر ضعف بہت ہو گیا تھا۔ اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔ جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے۔ تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے۔ اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی"۔

(سیرت المہدی مرتبہ مرزا بشیر احمد ایم۔ اے۔ طبع دوم ص ۱۱)

مرزائیو!

بتاؤ کہ دست اور قے دونوں تھے یا نہیں؟ اگر آپ اس "قادیانی معجون مرکب" کو ہیضہ کے نام سے موسوم نہیں کرتے۔ تو فرمایئے۔ کہ "مرزائی نبوت" کی اصطلاح میں دست و قے کی اس مہلک بیماری کا کیا نام ہے؟

رہا قادیانی مفتی صاحب کا فرمان کہ۔

(الف) انگریز ڈاکٹر نے لکھ دیا کہ ہیضہ نہیں ہوا۔

(ب) اگر ہیضہ سے موت ہوتی تو ریل والے نعش کو بک نہ کرتے۔

یہ دونوں عذر لنگ ہیں۔ نہ معلوم قادیانی مفتی نے بہتر سالہ عمر کس جنت الحمقاء میں بسر فرمائی ہے۔ ازراہ کرم تکلیف فرما کر اپنے "امیر المومنین خلیفۃ المسیح" ہی سے دریافت فرمالیتے کہ سفارشات اور رشوت سے کیسے کیسے کٹھن اور مشکل کام فوراً سرانجام پذیر ہو سکتے ہیں۔ معمولی قادیانیوں کا کیا ذکر۔ جب ان کے "بڑے حضرت" نے محترمہ محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کروانے کے لئے محمدی بیگم کے حقیقی ماموں کو رشوت یا انعام کا لالچ دے کر نکاح کرانے سے دریغ نہ کیا تو چھوٹے "حضرتوں" نے انگریز ڈاکٹر اور انگریز سٹیشن ماسٹر کو رشوت یا انعام دے کر مرزاجی کی نعش کو "دجال کے گدھے" پر لدوا دیا تو کون سے تعجب کی بات ہے؟ اگر ایسی ہی شہادتوں سے آپ اپنے "مسیح موعود" کی صداقت پیش کرنا چاہیں تو آپ کو دنیا میں ہزاروں فرنگی ایسے مل جائیں گے۔ جو انعام یا رشوت لے کر لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ قادیانی مسیحیت کا ڈھنڈورا پیٹ دیں۔

مفتی جی! آپ اپنے "مسیح موعود"۔ "ام المومنین" اور "قادیانی خاندان نبوت" کو چھوڑ کر فرنگی گواہوں کی پناہ کیوں لے رہے ہیں؟ عیسائیوں سے ساز باز تو نہیں کر رکھا؟ جب مرزا غلام احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ اور صاحبزادہ بشیر احمد مشتہر کرتے ہیں کہ مرزا صاحب آنجہانی کی موت دست و قے سے ہوئی تو کیا ہیضہ کے سرسینگ ہوا کرتے ہیں؟ اگر لفظ ہیضہ کے بغیر آپ کی تسلی و تشفی نہیں ہو سکتی تو لیجئے مرزا غلام احمد کے خسر مرزا محمود احمد کے نانا میر ناصر نواب کے واسطہ سے خود مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی مرض موت کا نام ہیضہ تجویز فرمایا۔

قادیانی غلو کی عینک اتار کر مندرجہ ذیل عبارت پڑھئے اور سو بار سوچ کر بتایئے۔ کہ مرزا غلام احمد کی موت ہیضہ سے ہوئی یا نہیں؟

مرزا غلام احمد کے خسر میر ناصر نواب خود نوشت سوانح حیات میں تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت صاحب جس رات کو بیمار ہوئے۔ اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا تھا۔ جب میں حضرت صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے

مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ "میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے"۔ اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔ ایک طرف تو ہم پر آپ کے انتقال کی مصیبت پڑی تھی۔ دوسری طرف لاہور کے شورہ پشت اور بدمعاش لوگوں نے بڑا غل غپاڑہ اور شور و شر برپا کیا تھا اور ہمارے گھر کو گھیر رکھا تھا کہ ناگہاں سرکاری پولیس ہماری حفاظت کے لئے رحمت الٰہی سے آن پہنچی" (حیات ناصر صہ 14 - 15 - تاریخ اشاعت دسمبر 1927ء)

کیا مرزائی، ان کا کاذب مفتی، ان کا خلیفہ اور ان کا اخبار "الفضل" اب بھی پرانی رٹ لگاتے رہیں گے کہ قادیانی "مسیح موعود" کی موت ہیضہ سے نہیں ہوئی۔ اب تو جادو سر چڑھ کر بول اٹھا ہے۔

آخری فیصلہ

لطف یہ ہے کہ مرزا غلام احمد نے 15/اپریل 1907ء کو ایک اشتہار بعنوان

"مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" شائع کیا تھا۔ اس اشتہار میں مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں۔ جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں۔ تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا...... مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں۔ تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں۔ کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے۔ بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے"۔

مرزاجی کے مندرجہ بالا الفاظ اعلان کر رہے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کے لئے طاعون اور ہیضہ کی دعا کرتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے قبولیت دعا کا رخ مولانا ثناء اللہ صاحب کی بجائے خود متنبی قادیان کی طرف پھیر دیا۔ ہیضہ نے مرزاجی کو آدبوچا۔ اور وہ 26/مئی 1908ء کو ہیضہ سمیت اگلے جہان کی طرف کوچ کر گئے۔ کسی زندہ دل شاعر نے مرزا صاحب آنجہانی کی تاریخ وفات لکھی ہے۔

یوں کہا کرتا تھا مر جائیں گے اور اور تو زندہ ہیں خود ہی مر گیا
اس کے بیماروں کا ہو گا کیا علاج کالرا (ہیضہ) سے خود مسیحا مر گیا

حواشی

(1) مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتے ہیں۔

"بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ایک دفعہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب جالندھر جا کر قریباً ایک ماہ ٹھہرے تھے۔ اور ان دنوں میں محمدی بیگم کے ایک حقیقی ماموں نے محمدی بیگم کا حضرت صاحب سے رشتہ کرا دینے کی کوشش کی تھی۔ مگر کامیاب نہیں ہوا۔ یہ ان دنوں

کی بات ہے۔ کہ جب محمدی بیگم کا والد مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری زندہ تھا۔ اور ابھی محمدی بیگم کا مرزا سلطان محمد سے رشتہ نہیں ہوا تھا۔ محمدی بیگم کا یہ ماموں جالندھر اور ہوشیارپور کے درمیان یکے میں آیا جایا کرتا تھا۔ اور وہ حضرت صاحب سے کچھ انعام کا بھی خواہاں تھا۔ اور چونکہ محمدی بیگم کے نکاح کا عقدہ زیادہ تر اسی شخص کے ہاتھ میں تھا۔ اس لئے حضرت صاحب نے اس سے کچھ انعام کا وعدہ بھی کر لیا تھا۔ "

(سیرت المہدی حصہ اول طبع دوم صہ 192۔ 193)

یہ گھر کی شہادت باواز بلند اعلان کر رہی ہے کہ محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کرانے کے لئے مرزا غلام احمد صاحب محمدی بیگم کے ماموں کو انعام یا رشوت دینے کے لئے تیار تھے۔

مرزائیو! اللہ کے لئے غور کرو کہ پہلے اللہ تعالیٰ کے نام سے محمدی بیگم کے نکاح کی پیشگوئی شائع کرنا۔ بعدہ انعام، رشوت اور روپے کے لالچ سے نکاح کی کوشش کرنا کسی راستباز انسان کا کام ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں جیسا کہ خود مرزا غلام احمد نے لکھا ہے۔

"ہم ایسے مرشد کو اور ساتھ ہی ایسے مرید کو کتوں سے بدتر اور نہایت ناپاک زندگی والا خیال کرتے ہیں کہ جو اپنے گھر سے پیشگوئیاں بنا کر پھر اپنے ہاتھ سے، اپنے مکر سے، اپنے فریب سے ان کے پوری ہونے کے لئے کوشش کرے اور کرواوے"۔ (سراج منیر مصنفہ مرزا غلام احمد طبع سوم صہ 23)

(2) مرزائی ریل گاڑی کو دجال کا گدھا کہتے ہیں۔ گدھا دجال کا اور اس پر نعش مرزا غلام احمد کی۔ کیا ہی صحیح مقولہ ہے۔ حق بحقدار رسید (اختر)

(3) طاعون نے بھی مرزا غلام احمد قادیانی سے دست پنجہ لیا تھا جیسا کہ انہوں نے سیٹھ عبدالرحمٰن مدارسی کو لکھا۔ "اس طرف طاعون کا بہت زور ہے۔ سنا ہے ایک دو مشتبہ وارداتیں امرتسر میں بھی ہوئی ہیں۔ چند روز ہوئے ہیں، میرے بدن پر بھی ایک گلٹی نکلی تھی۔ پہلے کچھ خوفناک آثار معلوم ہوئے۔ مگر پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کا زور جاتا رہا۔ یہ ایک جداہاتھ میں غدود پھول گئے تھے اور یہ طاعون جوڑوں میں ہوتی ہے"۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول ص 15)

(4) انگریزی میں کالرا ہیضہ کو کہتے ہیں۔

❄